فصل کے اخراجات پیداوار سے زائد ہوگئے تو عشر واجب ہوگا یا نہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12895

تاریخ اجراء: 17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 06 جولائی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے تجارت کی غرض سے اپنی زمین میں پیاز کاشت کیا۔ پانی دینے کے لئے سولر پلیٹ خریدی اور اس کے ذریعہ ٹیوب ویل چلا کر اسے پانی دیا۔ اس فصل کی کاشت میں تقریبا 31 ہزار روپے کے اخراجات آئے (جس میں سولر پلیٹ، سولر پمپ، کاشت کے لئے پیاز کے پودے اور مزدوری شامل ہے) تین ماہ کی محنت کے بعد اس سے صرف گیارہ کلو پیاز حاصل ہوئی جس کی قیمت جب پیاز زمین سے نکال لی گئی اس وقت تقریباً 550 روپے بنتی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ فصل کی کاشت پر آنے والے اخراجات اور حاصل ہونے والی فصل کی مقدار اور قیمت کو دیکھتے ہوئے کیا اس شخص پر عشر لازم ہوگا جبکہ اس زمین سے حاصل ہونے والا پیاز مقدار اور معیار میں اتنا نہیں تھا کہ اسے بیچا جاتا، اس لئے گھر ہی میں استعمال کر لیا گیا؟

نوٹ: پیاز کھیت میں ہی کاشت کیا تھا، گھر کے صحن میں کاشت نہیں کیا تھا۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عشر واجب ہونے کے لئے نصاب شرط نہیں بلکہ حاصل ہونے والی فصل کم ہو یا زیادہ اس میں عشر یا نصف عشر لازم ہوگا لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زمین سے پیاز کی صورت میں جتنی بھی پیداوار حاصل ہوئی اگرچہ وہ گیارہ کلو ہی تھی، اس کا نصف عشر مذکورہ شخص پر لازم ہے کہ زمین کی آب پاشی اگر آلات مثلاً ڈول، چرسا یا ٹیوب ویل کے ذریعہ پانی حاصل کر کے کی جائے، تو نصف عشر ہی واجب ہوتا ہے۔ نیز عشر یا نصف عشر مصارف و اخراجات نکالے بغیر پوری پیداوار پر ہوتا ہے، لہٰذا پیاز کے پودے، سولر پلیٹ، سولر پمپ اور مزدوری وغیرہ کے تمام اخراجات اگرچہ پیداوار

سے کئی گنا زیادہ ہیں، تب بھی حاصل ہونے والی پوری پیداوار پر نصف عشر لازم ہو گا، اس سے اخراجات مائنس نہیں کئے جائیں گے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ عشر کی ادائیگی سے پہلے حاصل ہونے والی فصل کو استعمال کرنا حلال نہیں۔ اگر استعمال کر لیا، تب بھی جتنا عشر لازم ہوا تھا اس کی ادائیگی ذمہ پر لازم رہے گی۔

عشر واجب ہونے کے لئے نصاب شرط نہیں لہٰذا پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس میں عشر لازم ہے۔ اس کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے: "النصاب لیس بشرط لوجوب العشر فیجب العشر فی کثیر الخارج وقلیلہ" یعنی وجوبِ عشر کے لئے نصاب شرط نہیں، لہٰذا نکلنے والی فصل زیادہ ہو یا کم، اس میں عشر واجب ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ 59، مطبوعہ: بیروت)

امام قاضی اسبیجابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "انما لم یشترط النصاب عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی باب العشر لما ان العشر مؤنۃ الارض النامیۃ والخارج وان قل تصیر الارض بہ نامیۃ" یعنی بابِ عشر میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نصاب شرط نہیں کیونکہ عشر نامی زمین کی مؤنت ہے اور نکلنے والی فصل اگرچہ کم ہو، اس کے سبب بھی زمین نامی قرار پاتی ہے۔ (زاد الفقہاء، جلد1، صفحہ 225، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی اہلسنت میں ہے: "عشر پیداوار حاصل ہونے پر واجب ہو جاتا ہے۔ اس میں نصاب کی شرط نہیں اگر ایک صاع بھی پیداوار ہو تو عشر واجب ہے" (فتاوی اہلسنت، کتاب الزکاۃ، صفحہ 587، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جس فصل میں آب پاشی آلاتِ آب پاشی مثلاً: ڈول، چرسا یا ٹیوب ویل کے ذریعہ کی گئی اس میں نصف عشر لازم ہو گا۔ اس کے متعلق البحر الرائق میں ہے: "یجب نصف العشر فیما سقی بآلۃ للحدیث" یعنی جس زمین کی آب پاشی کسی آلہ سے کی گئی، اس میں بحکمِ حدیث نصف عشر واجب ہے۔ (بحر الرائق، جلد2، صفحہ 256، مطبوعہ: بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: "ما سقی بغرب او دالیۃ او سانیۃ ففیہ نصف العشر" یعنی جس کو چرسا، ڈول یا سانیہ (چرس، بڑے ڈول) سے سیراب کیا گیا، تو اس میں نصف عشر ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ 62، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: "جو سبزیاں کہ زمین کی نمی یا بارش کے پانی سے پیدا ہوں، ان میں کل پیداوار کا عشر یعنی دسواں حصہ زکوۃ نکالنا واجب ہے اور جو ڈول، چرسے یا مشین وغیرہ سے سیراب کر کے پیدا کی جائیں، ان میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے" (فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ 504، شبیر برادرز، لاہور)

جتنی فصل حاصل ہوئی اس تمام پر عشر یا نصف عشر لازم ہو گا، فصل پر ہونے والے اخراجات مائنس نہیں کئے جائیں گے اگرچہ فصل کی قیمت سے زائد ہوں۔ اس کے متعلق رد المحتار میں ہے: "یجب العشر فی الاول ونصفه فی الثانی بلا رفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانهار واجرة الحافظ ونحو ذلک۔ درر۔ قال فی الفتح: یعنی لا یقال بعدم وجوب العشر فی قدر الخارج الذی بمقابلة المؤنة بل یجب العشر فی الکل "یعنی پہلی صورت میں عشر اور دوسری صورت میں نصف عشر واجب ہو گا اس سے کام کرنے والوں کی اجرت، بیل کا خرچہ، نہروں کا کرایہ، اور حفاظت کرنے والوں کی اجرت وغیرہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ درر۔ فتح القدیر میں فرمایا: نکلنے والی فصل کی وہ مقدار جو مؤنت (یعنی محنت ومشقت) کے مقابلہ میں ہے اس میں عشر واجب نہ ہونے کا قول نہیں کیا جائے گا بلکہ تمام پیداوار میں عشر واجب ہو گا۔ (رد المحتار، جلد 2، صفحہ 328، مطبوعہ: کوئٹہ)

عنایہ میں ہے: "لا یقال بعدم وجوب العشر في قدر الخارج الذي بمقابلة المؤنة من حيث القيمة بل يجب العشر في كل الخارج "یعنی نکلنے والی فصل کی وہ مقدار جو باعتبارِ قیمت مؤنت (یعنی محنت ومشقت) کے مقابلہ میں ہے اس میں عشر واجب نہ ہونے کا قول نہیں کیا جائے گا بلکہ نکلنے والی کل پیداوار میں عشر واجب ہو گا۔ (العنایہ علی هامش فتح القدیر، جلد 2، صفحہ 250، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "جس چیز میں عشر یا نصف عشر واجب ہوا، اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا، یہ نہیں ہو سکتا کہ مصارفِ زراعت، ہل بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت یا بیج وغیرہ نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 918، مکتبة المدینہ، کراچی)

عشر کی ادائیگی سے پہلے فصل میں سے کچھ کھانا حلال نہیں، اگر کھالیا، تو بھی عشر کی ادائیگی ذمہ پر لازم رہے گی۔ اس کے متعلق در مختار میں ہے: "لا یاکل من طعام العشر حتی یؤدی العشر وان اکل ضمن عشره "یعنی عشر کے غلہ سے نہ کھائے یہاں تک کہ عشر ادا کر دے اور اگر کھالیا، تو اس کے عشر کا ضامن ہو گا۔ (در مختار، جلد 2، صفحہ 332، مطبوعہ: بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: "ان اکل صاحب المال من الثمر او اطعم غیره یضمن عشره ویکون دینا فی ذمته "یعنی صاحبِ مال نے پھلوں سے کچھ کھالیا یا کسی اور کو کھلا دیا، تو اس کے عشر کا ضامن ہو گا اور وہ عشر اس کے ذمہ دین ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 64، مطبوعہ: بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”عشر ادا کرنے سے پیشتر مالک کو کھانا حلال نہیں، کھائے گا تو ضمان دے گا۔ یوہیں اگر دوسرے کو کھلایا، تو اتنے عشر کا تاوان دے“ (بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ 919، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net